جلد ۵۲/۱۷ | ۵ امان ۱۳۴۲ھش | ۸ شوال ۱۳۸۲ھ | ۵ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

- از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۵ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی، شام کو اسہال کی تکلیف ہو گئی اس وقت طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر چاہتے ہو کہ تم سے نشانات کا صدور ہو تو اپنے اعمال کو خوارق کے درجہ تک پہنچاؤ

عبادات، اخلاق اور دیگر تمام امور میں خوارق عادت نمونہ دکھلاؤ

"نشانات کس سے صادر ہوتے ہیں؟ جس کے اعمال بجائے خود خوارق کے درجہ تک پہنچ جائیں۔ مثلاً ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرتا ہے وہ ایسی وفاداری کرے کہ اس کی وفا خوارق عادت ہو جائے۔ اس کی محبت، اس کی عبادت خارق عادت ہو۔ ہر شخص ایثار کر سکتا ہے اور کرتا بھی ہے لیکن اس کا ایثار خارق عادت ہو۔ غرض اس کے اخلاق، عبادات اور سب تعلقات جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھتا ہے اپنے اندر ایک خارق عادت نمونہ پیدا کریں۔ تو چونکہ خارق عادت کا جواب خارق عادت ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کرنے لگتا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ اس سے نشانات کا صدور ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے اعمال کو اس درجہ تک پہنچائے کہ ان میں خارق عادت نتائج کے جذب کی قوت پیدا ہونے لگے۔

انبیاء علیہم السلام میں یہی ایک نرالی بات ہوتی ہے کہ ان کا اندرونی تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا شدید ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کا ہرگز نہیں ہوتا۔ ان کی عبودیت ایسا رشتہ دکھاتی ہے کہ کسی اور کی عبودیت نہیں دکھا سکتی۔ پس اس کے مقابلہ میں ربوبیت اپنی تجلی اور اظہار بھی اسی حیثیت اور رنگ کا کرتی ہے۔.....

عبودیت پردہ خفا میں ہوتی ہے۔ لیکن الوہیت جب اپنی تجلی کرتی ہے تو پھر وہ ایک بیّن امر ہو جاتا ہے اور ان تعلقات کا جو ایک سچے مومن اور عبد اور اس کے رب میں ہوتے ہیں۔ خارق عادت نشانات کے ذریعہ ظہور ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا یہی راز ہے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپؐ کے معجزات بھی سب سے بڑھے ہوئے ہیں"۔

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۲، ۲۳، ۲۴ امان ۱۳۴۲ھش مطابق ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت
پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سنگاپور کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ وہاں پر بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (نائب وکیل التبشیر)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۳ مارچ - یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی شادی کی تقریب سعید کل مورخہ ۲ مارچ ۱۹۶۳ء کو عمل میں آئی۔ آپ کی شادی محترمہ قیصرہ بیگم صاحبہ دختر مکرم میاں سعید علی خان صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی ہے۔ جو کہ کرنل اوصاف علی خان صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم خان عبد المجید خان صاحب مرحوم ریٹائرڈ مجسٹریٹ آف کپورتھلہ کی نواسی ہیں۔

برات ۲ مارچ کو ساڑھے آٹھ بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی قیادت میں مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کی کوٹھی سے کاروں پر لاہور روانہ ہوئی برات میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ محترم مرزا عزیز احمد صاحب و صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ مارچ ۶۳ء

مولوی منظور احمد چنیوٹی کا مغالطہ انگیز بیان

مولوی منظور احمد چنیوٹی کا ایک بیان جو لائلپور میں کسی پریس کانفرنس میں دیا بیان کیا گیا ہے روزنامہ "امروز" میں معاصر کے نامہ نگار کے حوالہ سے شائع ہوا ہے اس بیان میں چونکہ مولوی منظور احمد نے بہت سی غلط بیانیاں کی ہیں اس لئے ان کی تردید میں چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

بات یہ ہے کہ مولوی منظور احمد مدت سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف جارحانہ اقدامات کرتے چلے آتے ہیں۔ جن میں سے ایک مباہلہ کے چیلنج کی آڑ میں ہنگامہ آرائی بھی ہے انکے بیان متذکرہ بالا میں یہ بات سراسر غلط ہے کہ اب انہوں (احمدیوں) نے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے انہیں کبھی مباہلہ کا چیلنج نہیں دیا گیا البتہ ان کے پے در پے چیلنجوں کے جواب میں ان سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں تو مختلف فرقوں کے چالیس سربرآوردہ اہل علم حضرات سے رضامندی حاصل کریں کہ وہ مباہلہ کے لئے مولوی منظور احمد کو اپنا نمائندہ منتخب کرتے ہیں اور بعد شرائط طے کرنے کے مباہلہ کیا جاسکتا ہے۔

مولوی منظور احمد نے اپنے بیان میں یہ غلط بیانی کی ہے کہ انہوں نے مطالبہ کی یہ شرط پوری کر دی ہے۔ آپ نے اپنی ایک چٹھی میں جو بقول اپنی نمائندگی کے لئے بھیجی تھیں وہ ان شرائط کے مطابق نہیں تھیں جن کا ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی وضاحت ایک ٹریکٹ "موسومہ" مولوی منظور احمد چنیوٹی سے مطالبہ" میں کر دی گئی تھی اس ٹریکٹ کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا گیا تھا کہ

"جناب مولوی صاحب! حالات یہ ہیں کہ آپ ابھی تک باقاعدہ مطلوبہ سندِ نمائندگی پیش نہیں کر سکے اور ابھی تک آپ سے شرائط مباہلہ کا بھی تصفیہ نہیں ہوا۔ ......

شرائط کے تصفیہ کے بغیر ہی آپ یکطرفہ ازخود تاریخ مقرر کر کے دریائے چناب پر مباہلہ کے لئے پہنچنے کا اپنی چٹھی میں ذکر کر رہے ہیں آپ کا یہ طریق محض ہنگامہ آرائی اور شہرت پسندی کا مظاہرہ ہے یہ صورت حال اسلامی تقوی، خدا ترسی اور خشیت اللہ کے سراسر منافی ہے جو طالبِ حق مباہلین کو اختیار کرنی چاہیئے۔ اگر آپ اس قسم کی ہنگامہ آرائی کے مرتکب ہوں گے تو نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی بہتر ہوگا کہ آپ شہرت پسندی اور ہنگامہ آرائی کے طریق کو چھوڑ کر سنجیدگی کا طریق اختیار کریں۔

جناب مولوی صاحب! سارے اہل السنت تو آپ کو واحد نمائندہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے مباہلہ کے انعقاد کے لئے آپ کم ازکم پاکستان کے چالیس مقتدر جید علماء کی طرف سے ہی اعلان شائع کرا دیں کہ وہ خود بھی مباہلہ میں شامل ہوں گے۔ اور ان سے نمائندگی حاصل کر کے پھر ہم سے شرائط مباہلہ طے کر لیں تا باقاعدہ مباہلہ کا جماعتی طور پر بذریعہ نمائندگان فریقین تاریخ مقرر کر کے انعقاد ہو سکے اور دونوں جماعتوں پر اس مباہلہ کا اثر حجت ہو۔ اور جیسا کہ آپ چاہتے ہیں روز روز کا جھگڑا ختم ہو جائے۔"

(ٹریکٹ صلا)

اس سے واضح ہے کہ مولوی منظور احمد نے مطلوبہ شرائط ابھی تک پوری نہیں کیں اس لئے مباہلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر آپ نے بغیر شرائط طے کئے ازخود اعلان کر دیا کہ آپ دریائے چناب کے پل پر عید کے روز مباہلہ کے لئے آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ آپ کا مقصد مباہلہ نہیں بلکہ محض ہنگامہ آرائی اور فساد انگیزی ہے۔ اگر آپ واقعی مباہلہ کے خواہشمند ہوتے تو آپ پہلے شرائط طے کرتے اور وہ مطالبات پورے کرتے جو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کئے گئے تھے۔ ایسی صورت میں جماعتِ احمدیہ کس طرح آپ کے یکطرفہ اعلان کی تائید کرتی اور اسکے مطابق کوئی اقدام کرتی کیونکہ وہ آپ کی شرانگیزی میں آپ کی مدد نہیں کرنا چاہتی تھی۔ پھر چونکہ جیسا کہ مولوی منظور احمد نے خود معاصر امروز میں شائع شدہ بیان میں تسلیم کیا ہے ڈپٹی کمشنر جھنگ نے مباہلہ پر اپنے حکم مورخہ ۲۳ فروری ۶۳ء کے ذریعہ پہلے ہی پابندی لگا دی تھی جماعت احمدیہ مولوی منظور احمد کی طرح حکومت کی نافرمان نہیں ہے کہ وہ بھی ان کے اعلان پر موقع پر پہنچتی۔ اپنے بیان میں آپ فرماتے ہیں کہ

"میں اپنے تین ساتھیوں سمیت دریائے چناب کے دونوں پلوں کے مابین چکی پر مباہلہ کی غرض سے پہنچا لیکن مرزائی فریق جائے مباہلہ پر نہیں آیا، شہر چنیوٹ۔ ربوہ اور چکی پر جو جائے مباہلہ تھی پہلے سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی تھی لیکن دفعہ ۱۴۴ کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی اور اسلئے کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔" (امروز ۳ؑ)

ڈپٹی کمشنر جھنگ کے حکم متعلقہ میں صاف صاف یہ الفاظ موجود ہیں کہ

"میں ملک احمد خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ ان اختیارات کو استعمال میں لاتے ہوئے جو ضابطۂ فوجداری ۱۸۹۸ کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت مجھے حاصل ہیں۔ مذکورہ بالا مقام چکی پر کسی مباہلہ کے انعقاد کو ممنوع قرار دیتا ہوں۔" (الفضل ۳/۲/۶۳ ص۲)

اس طرح اپنے اعتراف کے مطابق اگرچہ مولوی منظور احمد ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ کے حکم کی خلاف ورزی کر چکے ہیں لیکن چونکہ آپ کا یہ اقدام یکطرفہ اور پہلے ضروری شرائط طے کرنے کے بغیر اور ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ کے حکم کے خلاف ہے آپ کا یہ کہنا کہ جماعتِ احمدیہ مباہلہ کرنے سے گریز کرتی ہے سراسر مغالطہ انگیزی پر مبنی ہے اور آپ کے اس عیارانہ بیان سے کوئی صاحب عقل دھوکا نہیں کھا سکتا +

پاکستان میں مسیحی اثر و نفوذ کا صحیح علاج

وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ

"حکومت کو اس امر کا احساس ہے کہ ان سکولوں کی سرگرمیاں عیسائیت کی تبلیغ کا ذریعہ ہیں لیکن بین الاقوامی صورتِ حالات کے پیش نظر ان کے خلاف کوئی سخت اقدام نہیں کیا جا رہا ہے۔ البتہ محکمہ تعلیم ایسے طریق کار کی تلاش میں ہے جس کے ذریعہ ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر مؤثر کنٹرول کیا جاسکے۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ ان سکولوں کے مکمل خاتمے کا واحد اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ ملک میں اعلیٰ قسم کے معیاری سکول قائم کئے جائیں۔ جب عوام کو اچھے سکول نظر آئیں گے تو کوئی شخص بھی مشنری سکولوں میں اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے حال ہی میں کراچی میں ایسے دو اور ایبٹ آباد میں ایک سکول قائم کیا ہے، وزیر تعلیم نے یقین دلایا کہ اگر مخیر حضرات ایسے سکول قائم کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو حکومت ان کو فوری طور پر گرانٹ دے گی۔"

(پیغام صلح ۲۷/۲/۶۳ ص۳)

بیگم صاحبہ کا یہ بیان واقعی متوازن اور صحیح ہے۔ ہم نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ عیسائی مشنری سکولوں اور اداروں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو ویسے ہی سکول اور ادارے قائم کرنے سے عیسائیت کو شکست دی جاسکتی ہے۔ ہماری دانست میں حکومت کی طرف سے ان پر کوئی پابندی لگانا نہ بین الاقوامی مصالح کی رو سے مناسب ہے نہ اسلامی تعلیمات کی رو سے جائز ہے۔

اسلام اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے کسی بیرونی طاقت کا رہین نہیں ہے وہ تو ساری دنیا کو کھلم کھلا چیلنج دیتا ہے کہ

فأتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون الله ان كنتم صدقين۔

یعنی اگر تم اپنی تعلیمات میں سچے ہو تو قرآن کریم کی تعلیمات کے مقابلہ میں اپنی تعلیمات لے آؤ اور شہادتیں بھی لے آؤ۔

چونکہ اسلام کو اپنی حقانیت پر پورا پورا اعتماد ہے اسی لئے وہ لا اکراہ فی الدین کا اصول بھی پیش کرتا ہے۔ وہ اپنی حفاظت کے لئے کسی بیرونی قوت کا سہارا نہیں لیتا۔

بین الاقوامی لحاظ سے بھی یہ درست نہیں ہے کہ عیسائی مشنوں اور اداروں پر پابندیاں لگائی جائیں کیونکہ اس طرح نہ صرف یہ کہ دوسری اقوام اس پر اظہار ناپسندیدگی کریں گی خود اسلام کی اشاعت کے لئے حکومت کا یہ اقدام سخت مضر ہوگا۔ اسلام ایک عالمگیر اور مشنری دین ہے۔ وہ ساری دنیا کے لئے ہے صرف پاکستان یا عرب ممالک کے لئے نہیں ہے۔ آج حق و باطل کا معرکہ جغرافیائی حدود سے نکل کر عالمگیر حیثیت اختیار کر چکا ہے اسلام یقیناً محض اپنی داخلی خوبیوں کی طاقت سے اس مقابلہ میں فتح یابی حاصل کرے گا۔ اگرچہ آج عیسائی اقوام کا اثر تمام دنیا کے ممالک پر وسیع طور پر قائم ہے۔ تاہم جماعتِ احمدیہ نے خاص طور پر غیر مسلم ممالک میں اشاعت اسلام کی مہم جاری کر رکھی ہے اور اللہ تعالے نے اشاعتِ اسلام کے ذرائع اس زمانہ میں وسیع کر دئے ہیں اس لئے یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ ہم غیر مسلموں کو اشاعت اسلام کے راستہ میں روکیں پیدا کرنے کا بہانہ مہیا کریں۔ اور اپنے ملک میں عیسائیت جیسے بے بنیاد مذہب پر پابندیاں لگا کر غیر مسلموں کو موقع دیں کہ وہ بھی ازمنہ وسطیٰ کی طرح اشاعتِ اسلام پر پابندیاں عائد کریں۔ رہی عیسائی مشنریوں کے ہتھکنڈوں کی بات تو اگر ہم مسلمان وزیر تعلیم کے ایما پر عمل پیرا ہوں اور ان کے مقابلہ میں اسلامی

(باقی ص۸ پر)

غانا (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

سیرت النبیؐ اور پیشوایانِ مذاہب کے جلسے۔ کالجوں اور سکولوں میں تقاریر

تقسیم لٹریچر۔ اشاعت اخبار۔ انفرادی ملاقاتیں

یکصد اکیس افراد کا قبولِ حق

مرتبہ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مبلغ غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۳)

اشانٹی ریجنل کانفرنس

مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی نے اپنے ریجن کی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس عرصہ زیر رپورٹ میں جموانسی کے مقام پر منعقد کی۔ قصبہ کے وسط میں جو وسیع میدان ہے وہاں جلسہ گاہ بنائی گئی۔ تین دن یہ کانفرنس رہی۔ خاکسار نے نماز جمعہ کے بعد اس کانفرنس کا افتتاح کیا دعا سے اس کانفرنس کا آغاز ہوا۔ اس ریجن کی مختلف جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں مرد عورتیں اور بچے شریک ہوئے۔ اس قصبہ کے چیف اور اس کے اکابر نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں جماعت کی پوری مدد کی۔ نہ صرف لوگوں کی رہائش کا انتظام کیا بلکہ سڑک کو جو بارش کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھا۔ فوراً قصبہ کے لوگوں کو سامان دے کر مرمت کروایا۔ کانفرنس میں مختلف مبلغین نے تقاریر کیں۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کو تمالی سے مدعو کیا گیا تھا۔ انہوں نے مقامی زبان میں موثر لیکچر دیا۔

مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر برجستہ واقعات سنا کر احباب کی روحانی تسکین کا سامان مہیا کیا۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب ایم۔ اے نے "آنے والا مسیح مسلمانوں میں سے کیوں آیا" کے موضوع پر نہایت عمدہ پیرائے میں تقریر کی۔ مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب ریجنل مبلغ اشانٹی جو کانفرنس کی روح رواں تھے نے "قرآن کریم کا پیغام" کے عنوان پر ولولہ انگیز تقریر کی۔ لوکل مبلغین کے مختلف مضامین پر تقاریر کے علاوہ مشنری ٹریننگ کلاس کے ایک طالب علم عبدالواحد نے مقامی زبان میں وفات مسیح علیہ السلام از روئے قرآن کریم و حدیث پر نہایت عمدہ تقریر کی۔

کانفرنس کے آخری روز چیف معہ اپنے اکابر کے شریک کانفرنس ہوا۔ اور تقاریر کو سنا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور دیگر اساتذہ کرام کا مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے چیف سے تعارف کرایا۔ مکرمی خان صاحب نے اختتامی تقریر میں چیف اور اہل قصبہ کا شکریہ ادا کیا اور چیف سے درخواست کی کہ وہ جماعت کو مسجد کے لئے زمین دے۔ چنانچہ چیف نے عمدہ زمین دینے کا وعدہ کیا۔ اس کانفرنس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس موقعہ پر جہاں اللہ تعالےٰ نے اشانٹی کی جماعت کو دو صد بائیس پونڈ اعلائے کلمہ اسلام کے لئے بطور چندہ جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ وہاں تین عیسائیوں کو دوران کانفرنس اسلام قبول کرنے کی سعادت بخشی۔ چونکہ اس قصبہ میں جماعت نہیں تھی اس لئے مکرمی خان صاحب نے ایک لوکل مبلغ ان کی تربیت کے لئے وہاں مقرر کیا۔ اور اب تک خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں دس افراد بیعت کر چکے ہیں۔ اور ایک کمرہ نماز کے لئے مقرر کر کے باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔

اخبار دی گائیڈنس

غانا مشن نے تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے ماہ مئی میں جو ماہانہ اخبار دی گائیڈنس جاری کیا تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر ماہ باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔ سلسلہ سے متعلقہ خبروں کے علاوہ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغی و تربیتی تحریرات۔ قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جماعت احمدیہ کے متعلق غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب کی آراء تبلیغی ایڈیٹوریل اور تبلیغی مضامین شائع ہوئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا معرکۃ الآراء مضمون "عیسائی دوستوں کے لئے بعض مسائل" کے علاوہ مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ۔ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب مبلغ ٹوگولینڈ۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ لائبیریا۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب۔ محترمہ نعیمہ جواہر صاحبہ آف ماریشس اور ہمارے یونیورسٹی کے احمدی طالب علم مکرم عبداللہ بوآٹنگ کے تبلیغی مضامین شائع ہوئے مکرم عبداللہ بوآٹنگ انگریزی مضمون کے علاوہ لوکل زبان چوی کے کالم کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "ہماری تعلیم" کا ترجمہ کر کے دیتے رہے۔ چوی کالم کے لئے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے بھی تربیتی مضامین لکھے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اخبار تمام لائبریریوں۔ کالجوں۔ سکولوں ایڈیٹران اخبارات۔ نمائندگان پریس بیرون۔ سفارت خانوں، سرکاری افسران اور دیگر معززین کو باقاعدہ بھیجا جاتا ہے۔ لنڈن اور بعض دیگر مشنوں کے مطالبہ پر زیادہ پرچے برائے تقسیم بھی ارسال کئے گئے۔

تعلیم و تربیت

مکرمی مولوی عبدالمالک خان صاحب مشنری ٹریننگ کلاس کو باقاعدہ تعلیم دیتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے وفات مسیح از روئے قرآن کریم و حدیث۔ تحریف بائیبل کے مضامین تفصیلی طور پر لکھوائے۔ ترجمہ قرآن کریم رفتہ۔ عربی اور تاریخ کے مضامین پڑھانے کے علاوہ مکرم خان صاحب نے طلبہ سے تقاریر کی مشق بھی کرائی۔ مکرمی خان صاحب نے MOMPONG قصبہ کا جہاں نئے احمدیہ پرائمری سکول کی بنیاد ابتداء سال میں رکھی گئی تھی دورہ کیا اور مستقل عمارت کے لئے حصول زمین اور سکول کی باقاعدہ منظوری کے سلسلہ میں افسران تعلیم و ضلع سے ملاقات کی۔ الحمدللہ کہ سکول تعلیم الاسلام احمدیہ پرائمری سکول کے نام سے منظور ہو گیا ہے۔

مکرمی خان صاحب PRAMSU جماعت میں گئے اور وہاں کی وسیع احمدیہ مسجد کی تکمیل کے لئے کوشش کی۔ تربیتی جلسہ کیا۔ اور چیف سے ملے۔ جہاں تبلیغ کا بھی موقعہ ملا۔ مکرمی فیروز محی الدین صاحب قریشی ریجنل مبلغ برونگ اہافو کی تبدیلی نائیجیریا پر مکرم خان صاحب اس ریجن کی مرکزی جماعت TECHIMA میں دو تین بار گئے۔ احمد خطبات جمعہ اور انفرادی طور پر جہاں احباب جماعت کو ہدایات دیں وہاں لوکل مبلغ کے کام کی بھی نگرانی کی۔ اور کام کے تسلسل کو برقرار رکھا۔

ان مقامات کے علاوہ مکرمی خان صاحب نے Bolgatanga-Wa Tamall اور Bole کا دورہ کی۔ Wa میں ملک کی سب سے بڑی احمدیہ مسجد ہے۔ وہاں ممبران نے روشنی کے لئے جنریٹر نصب کیا ہوا ہے۔ یہاں مکرم خان صاحب نے تین دن قیام کیا اور خطبہ جمعہ کے علاوہ نمازوں کے بعد تربیتی تقاریر کیں جو عربی میں کی گئیں۔ اور امام الصلوٰۃ نے ترجمانی کے فرائض انجام دیئے۔ اس قصبہ کے قریب کے گاؤں میں جاکر مسلمان چیف سے ملے جس نے لوگوں کو بلا کر مکرمی خان صاحب کے لئے تبلیغ کا موقعہ بہم پہنچایا۔ تمالی میں مکرمی مولوی عبدالوہاب صاحب نے مکرم خان صاحب کی احباب جماعت کے علاوہ بعض مسلم و غیر مسلم معززین سے ملاقات کرائی۔ اپنے ریجنل مرکز کماسی میں خطبات جمعہ کے علاوہ مکرمی خان صاحب بعد نماز فجر حدیث نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیتے رہے۔

(باقی)

إنّما يخشى اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "نبوّت کی حقیقت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

(قسط نمبر ۳)

مَیں نے اپنی تقریر میں سورۃ الجنّ کی آیت عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسولٍ کا ترجمہ یوں پیش کیا تھا:۔

"خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے پس وہ اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو"

اور اس آیت سے یوں استدلال کیا تھا کہ:۔

"اس آیت میں خدا نے بتایا ہے کہ امورِ غیبیہ پر کثرت کے ساتھ اطلاع پانا جو اہم خبروں پر مشتمل ہو رسولوں سے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر رسول کو امورِ غیبیہ پر اس کثرت اور صفائی کے ساتھ اطلاع نہیں دیتا جس کثرت کیساتھ رسول کو اطلاع دینا اس کے علم میں اس زمانہ کے لئے ضروری ہے۔ پس نبوّت و رسالت کی حقیقت مشترکہ قرآن مجید کی رو سے اظہار علی الغیب کا مقام اور مرتبہ پانا ہے۔ یہی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور افاضہ روحانیہ سے حاصل ہونا تھا اور اسی مرتبہ کی وجہ سے ہر قسم کے نبی اور رسول کو نبی اور رسول قرار دیا جاتا ہے۔ اس مرتبہ اور مقام کے ساتھ شریعت جدیدہ کا لانا ایک امر زائد ہے۔ اسی طرح نبی کے ساتھ امتی ہونا بھی امر زائد ہے یہ سب امور نبوّت کی مشترک حقیقت پر امور زائدہ ہیں۔ تمام قسم کے نبیوں میں مشترک امر جس کی بنا پر وہ نبی کہلاتے ہیں صرف اظہار علی الغیب کا مرتبہ ہے۔ جس شخص کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ مل جائے وہ نبی ہوگا خواہ وہ نئی شریعت لائے یا غیر تشریعی مستقل نبی ہو یا امّتی نبی ہو۔ پس از روئے قرآنِ مجید اظہار علی الغیب ہی کا مقام تمام نبیوں اور رسولوں میں قدرِ مشترک ہے"

جناب مصری صاحب میرے اس بیان کو مسیح موعود پر حکم بننے کی ایک اور مثال قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں:۔

"عبارت مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس لفظ سے صرف رسولوں کی جماعت مراد لی گئی ہے۔ محدثین اور مجددین کو اس لفظ کے مفہوم سے خارج کیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود کو اس جماعت سے نکال کر رسولوں کا فرد بنانے کی کوشش کی گئی ہے"

جناب مصری صاحب پر واضح ہو کہ اس آیت کا ترجمہ مَیں نے وہی کیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹) اور استدلال بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر مندرجہ اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" کی روشنی میں کیا ہے۔ چنانچہ مَیں نے اپنی تقریر کے صفحہ ۳۸ پر اپنے استدلال کی بنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذیل کے الفاظ کو قرار دیا ہے:۔

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امّت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسولٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ پس ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

(حاشیہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

اس عبارت میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرما دیا ہے:۔

"پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا"

پھر فرما دیا ہے:۔

"مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے"

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

"منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے"

یہ نبوتیں اور پیشگوئیاں حسب منطوق آیت لا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسولٍ مصفّٰی غیب ہی ہیں پس آیت ہذا کے منطوق کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے مصفّٰی غیب کی خبروں پر کثرت سے اطلاع دیا جانا ہی وہ نبوت و رسالت ہے جس کے حامل کے لئے نبی ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی مصفّٰی غیب کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کے مطابق انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام انبیاء علیہم السلام میں مصفّٰی غیب کو جو اس آیت کے منطوق کے مطابق ہو وہ حقیقت مشترکہ قرار دے رہے ہیں جس کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ اور اسی کا امت میں ملنا ضروری قرار دیا ہے۔ مگر اس موہبت کا براہِ راست طریق سے ملنا بند قرار دیا ہے اور پھر اسی موہبت کے پانے کیلئے بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا قرار دیا ہے پس مستقل انبیاء اور ظلی نبی کے درمیان صرف ذریعۂ حصولِ نبوّت میں فرق بتایا ہے نہ کہ نفسِ نبوّت میں۔ کیونکہ جس نبوت کا براہ راست طریق سے ملنا منقطع ہوا ہے وہ مصفّٰی غیب کا حسب منطوق آیت پانا ہے اور پھر اسی موہبت کا بروز ظلیت اور فنافی الرسول کے دروازہ سے ملنا امتِ محمدیہ میں ضروری قرار دیا ہے تو مستقل غیر تشریعی نبی اور امتی نبی میں بہ مصفّٰی غیب کی نعمت کو نبیوں کی طرح پانے پر نفسِ نبوت یا نبوت مطلقہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہ ہوا۔

اس ساری بحث سے حضرت مسیح موعود کا مقصد یہ ہے کہ آپ یہ بیان کریں کہ آپ کس طریق سے نبی بنے ہیں اور وہ کونسا امر ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام میں ایسا قدرِ مشترک ہے جس کی وجہ سے وہ سب نبی کہلاتے رہے اور یہ قدرِ مشترک آپ نے آیت لا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسولٍ کے مطابق اظہار علی الغیب کا مقام اور مرتبہ پانا ہی قرار دیا ہے پس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر میں ایسی روشن عبارت کی موجودگی میں جناب مصری صاحب کا مجھ پر یہ طعن درست نہیں کہ مَیں مسیح موعود پر حکم بن رہا ہوں۔ مصری صاحب کا یہ طعن مجھ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبدیلی عقیدہ کے زمانہ سے پہلے کی ایک تحریر کی بنا پر ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا تھا:۔

"قرآن شریف میں ہے فلا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا الّا من ارتضٰی من رسولٍ یعنی کامل طور پر غیب کا بیان کرنا صرف رسولوں کا کام ہے اور دوسرے کو یہ مرتبہ عطا نہیں ہوتا۔ رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث مجدد ہوں" (ایام الصلح صفحہ ۱۷۱ حاشیہ)

اس حوالہ کو پیش کر کے مصری صاحب کی زبان نہایت تلخ ہو گئی ہے۔ وہ اسے میری حق پوشی اور مغالطہ قرار دینے کی ایک بدترین مثال قرار دیتے ہیں پھر اپنے دوستوں کو میرے خلاف بیزاری کے اظہار کیلئے اکساتے ہوئے تمام علمائے ربوہ کو مخاطب کرتے ہوئے طنزاً لکھتے ہیں:۔

"اے علمائے ربوہ کیا شان ہے تمہاری اور عظمت ہے تمہارے علم کی کہ تمہارے اندر خدا کے مقرر کردہ حکم و عدل کی علمی غلطیاں نکالنے کی اہلیت پیدا ہو گئی ہے اور آفرین ہے تمہاری تربیت کرنیوالوں پر جنہوں نے یہ اہلیت تمہارے اندر پیدا کر دی ہے"

جناب مصری صاحب! ذرا غصہ کو تھوک دیں اور ٹھنڈے دل سے سنیں! کہ آپ کا بیان اور طنز و نفرت کے یہ تیور دراصل صرف اس امر پر غصہ کا اظہار ہیں کہ ہم لوگ کیوں مسیح موعودؑ کو اظہار علی الغیب کی مشترک حقیقت کی بنا پر جس کے رو سے تمام انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے نبوت مطلقہ کا فرد سمجھتے ہیں ورنہ مسیح موعود علیہ السلام کی جس عبارت کو پیش کر کے آپ اس تلخ کلامی پر اتر آئے ہیں اس کا یہ کوئی محل نہ تھا۔ آپ کی پیش کردہ ایام الصلح کی عبارت میں بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان محدثوں اور مجددوں کو بھی رسولوں میں شامل کیا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تجدید دین کے لئے بھیجے جاتے رہے مگر یہ مجدد جو محدثیت کے مرتبہ پر ہوں جزوی طور پر رسولوں میں شامل ہوتے ہیں نہ کہ نبوت مطلقہ کاملہ کے لحاظ سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معاملہ اس حد تک تو آپ بھی تمام محدثین اور مجددینِ امتِ محمدیہ سے مختلف سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود کے علاوہ تمام محدثین اور مجددین کو آپ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ مشتمل برامورِ غیبیہ کی نعمت کو پورے طور پر نہ پانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ظلی نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں سمجھتے اور صرف مسیح موعود علیہ السلام کو ہی ان تمام محدثین و مجددین سے جو تیرہ صدیوں میں گزرے اس نعمت کو پورے طور پر پانے کی وجہ سے نبی کے نام پانے کا مستحق سمجھتے ہیں۔ ایام الصلح کی اس عبارت میں مسیح موعودؑ نے محدثوں اور مجددوں کو رسولوں میں رسول کے لغوی معنی بھیجا ہوا کے لحاظ سے شامل کیا ہے انہیں نبی نہیں کہا بلکہ صاف لکھا ہے کہ

"رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث یا مجدد"

اس عبارت میں نبی ہوں کو یا رسول کہہ کہ رسول سے الگ کیا گیا ہے اور پھر آگے یا محدث کہکر محدث کو نبی یا رسول سے الگ کیا گیا ہے اور پھر یا مجدد کہکر مجدد کو محدث نبی اور رسول سے الگ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یا حرف تردید ہے۔ لہذا اس عبارت کا ماحصل یہ ہوا کہ محدث اور مجدد رسولوں میں صرف بھیجا جانے کے معنوں میں جزوی طور پر شامل ہیں نبی ہونے کے لحاظ سے شامل نہیں یہ وہ بات ہے جو مصری صاحب کو بھی مسلم ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک بھی مسیح موعودؑ سے پہلے محدثین و مجددین امت نبی نہیں بلکہ وہ تو مسیح موعود ہی کو تمام محدثوں اور مجددوں میں سے صرف ایک ہی فرد خدا کی طرف سے ظلی نبی کا نام پانے کا مستحق سمجھتے ہیں نبی پھر بھی نہیں سمجھتے حالانکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"ہمارا نبی (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ناقل) اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۱)

یہ ایک فرد جو نبی ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے صرف مسیح موعودؑ خود ہیں لہذا اگر جناب مصری صاحب خدا کے مقرر کردہ حکم کا یہ فیصلہ مان لیں اور اس خدا کے مقرر کردہ حکم پر خود حکم بننے کی کوشش نہ کریں تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایام الصلح کے حوالہ کی موجودگی میں بھی نبی کا نام پانے کا مستحق سمجھنے سے بڑھ کر نبی بھی سمجھ لینا چاہیئے اور غیر نبی قرار دے کر محض محدثین اور مجددین کے زمرہ کا ہی فرد یقین نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جنس نبوت یا نبوت مطلقہ کے لحاظ سے زمرۂ انبیاء کا بھی فرد یقین کر لینا چاہیئے تشریعی انبیاء اور مستقل انبیاء کے زمرہ کا فرد نہ مسیح موعود علیہ السلام خود اپنے تئیں قرار دیتے ہیں اور نہ علمائے ربوہ انہیں تشریعی انبیاء اور مستقل انبیاء کے زمرہ کا فرد سمجھتے ہیں۔ اب مصری صاحب علمائے ربوہ کے علم پر طعن کرنے سے پہلے اپنے علم کا جائزہ لیں کہ ان کا عقیدہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۲ کے اس فیصلہ حکم و عدل کے مطابق ہے یا نہیں۔

مصری صاحب موصوف نے "حقیقت مشترکہ کا محل کون سے وجود ہو سکتے ہیں" کے عنوان کے ماتحت ایام الصلح کے محولہ بالا حوالہ کی بناء پر لکھا ہے :-

"لفظ رسول میں مجددین اور محدثین بھی شامل ہیں تو اظہار علی الغیب نبوت و رسالت کی حقیقت مشترکہ نہ رہی بلکہ یہ نبوت رسالت مجددیت و محدثیت کی بھی حقیقت مشترکہ قرار پائے گی صرف اس شرط کے ساتھ کہ نبیوں اور رسولوں کو اظہار علی الغیب کی نعمت بالاصالہ و بالاستقلال حاصل ہوگی اور مجددین اور محدثین کو ان کی اتباع میں اور ان کے اظلال ہونے کی حیثیت سے حاصل ہوگی اور ان دونوں کے درمیان یہی فرق ہے جو اول الذکر کو جماعت انبیاء اور موخر الذکر کو جماعت اولیاء کا فرد بنا دیتا ہے۔"

جناب مصری صاحب جب اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے"

نیز اسی جگہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ :-

"مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔"

تو آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اظہار علی الغیب نبوت و رسالت کی حقیقت مشترکہ نہ رہی۔ جناب من! علی وجہ الکمال اظہار علی الغیب جیسا کہ مسیح موعودؑ کو حاصل ہے نبوت اور رسالت کی حقیقت مشترکہ ہی ہے ہاں چونکہ مجددین اور محدثین کو بھی اس کمال سے ایک حد تک حصہ ملتا ہے اس لئے ان کو مصفّٰی غیب نبیوں کے مقابلہ میں کچھ کم دیا جاتا ہے نہ پورے طور پر اسی وجہ سے تو وہ خود جناب مصری صاحب کے نزدیک بھی نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں ہوتے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ :-

"احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف اسکو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقعہ ہو جاتا اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۰، ۳۹۱)

پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا اس امت میں پورے طور پر مکالمہ مخاطبہ کسی فرد امت کو حاصل نہیں ہوا۔ اسلئے لا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کی آیت کے مطابق پورے طور پر اظہار علی الغیب کا مرتبہ آپ سے پہلے کسی فرد امت کو نہیں ملا۔ اب ایام الصلح کی تحریر کو اس کے سامنے رکھیں تو صاف ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کے پہلے مجددوں اور محدثوں کو آیت لا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ کے منطوق کے مطابق اظہار علی الغیب کا کامل مرتبہ نہیں ملا بلکہ صرف اس کا جزوی حصہ ملا ہے اسی لئے وہ نبی کہلانے کے مستحق نہیں اور خود ایام الصلح کے حوالہ میں محدثوں اور مجددوں کا ذکر آپ نے نبی سے الگ کر دیا ہے۔ پس محدثین اور مجددین صرف جزوی طور پر رسولوں میں شامل ہو سکتے ہیں نہ پورے طور پر۔ لہذا ان مجددوں اور محدثوں کی جماعت جو مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے گذر چکی صرف اولیاء کے زمرہ کا ہی فرد ہوگی اور مسیح موعود نبی ہونے کی وجہ سے چونکہ خاتم الاولیاء اور رئیس الاولیاء بھی ہے۔ اس لئے وہ اولیاء کے زمرہ کا بھی فرد ہوگا اور وہ نبوت مطلقہ یا نفس نبوت کے لحاظ سے انبیاء کے زمرہ کا بھی فرد ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

"ہمارا نبی (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ناقل) اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے۔"

اور یہ نبی بجز مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی اور نہیں فتامل ولا تکون من الغافلین۔

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

سکول اور ادارے قائم کریں تو ہتھکنڈے خود بخود بیکار ہو کر رہ جائینگے۔ ایک مردہ خدا کو پوجنے والے زندہ خدا کے پرستاروں کے سامنے دیر تک ٹھہر نہیں سکتے۔ صرف ہمت اور خود اعتمادی کی ضرورت ہے۔

ہم حیران ہیں کہ "پیغام صلح" نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح ان پابندیوں کی حمایت کی ہے جو سراسر مسیح موعود علیہ السلام کے قول اور عمل کے خلاف ہے۔ چنانچہ معاصر لکھتا ہے :-

"اس کے ساتھ ہی دیگر مشنری اداروں پر پابندی کا سوال جوں کا توں باقی ہے اور ہمیں امید ہے کہ حکومت نہ صرف مشنری سکولوں بلکہ دوسرے مشنری اداروں پر بھی مناسب پابندی عائد کر کے مسلمانوں کو ان کے ناجائز ہتھکنڈوں اور مسیحیت کے اثر و نفوذ سے محفوظ کرنے کا انتظام کرے گی۔ بیگم محمود سلیم نے جس بین الاقوامی صورت حال کا عذر پیش کیا ہے، وہ حفاظت اسلام کی اہم ضرورت کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا، اسلام کی حفاظت تمام چیزوں پر مقدم ہے اگر بین الاقوامی صورت حالات کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچتا ہو تو اس صورت حالات کی پروا کئے بغیر اسلام کی حفاظت کا سامان کرنا ضروری ہے۔"

(ایضاً)

ہماری رائے میں سوا ایسی صورتوں کے جہاں فساد فی الارض کا خطرہ ہو حکومت کو عیسائیوں کی تبلیغ پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسلام بقول پیغام صلح اس قدر کمزور تو نہیں ہے کہ مسیحی اصولوں کی تبلیغ سے اسے کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے راستہ میں اہل علم حضرات رکاوٹیں نہ ڈالیں تو عیسائیت کا چند سالوں میں اثر و نفوذ صفر کے برابر رہ جائے۔ اور ان کے تمام ہتھکنڈے ناکام ہو جائیں۔

نئی وصایا کے متعلق ایک ضروری اعلان

وصیت کنندگان اور مقامی عہدہ داران توجہ فرمائیں

اخبار الفضل۔ رسالہ مصباح اور رسالہ الفرقان میں جو وصیتیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان کے شروع میں دسمبر گزشتہ تک جو نوٹ شائع ہوتا تھا۔ اس میں اب ضروری ترمیم کر دی گئی ہے۔ جیسا کہ الفضل مجریہ ۱۹-۲۰-۲۱ جنوری میں شائع ہونے والی وصایا سے ظاہر ہے یہ نوٹ اب بالفاظ ذیل شائع ہو رہا ہے

"ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مزید تفصیل سے پندرہ دن کے اندر اندر آگاہ فرمائیں۔"

(۲) "ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔"

(۳) "وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔"

"سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا بھی اس بات کو نوٹ فرمالیں۔"

اس اعلان کا مقصد یہ ہے کہ جب تک وصیت کی منظوری کا سرٹیفکیٹ وصیت کنندہ کو مجلس کارپرداز کی طرف سے نہ مل جائے اس وقت تک وصیت کے متعلق

(۱) تمام خط و کتابت مسل نمبر کے حوالہ سے کی جائے۔

(۲) ترسیل زر بھی مسل نمبر کے حوالہ سے ہی ہو۔

(۳) مگر وصیت کی منظوری کا سرٹیفکیٹ مل جانے پر تمام خط و کتابت اور ترسیل زر "نمبر وصیت و سرٹیفکیٹ" (جو آئندہ ایک ہی ہوگا) کے حوالہ سے کی جائے نہ کہ مسل کے حوالہ سے مسل نمبر کا حوالہ سرٹیفکیٹ جاری ہونے پر ترک کر دیا جائے گا۔

امید ہے کہ وصیت کرنے والے احباب سیکرٹری صاحبان وصایا و مال اور دیگر عہدیداران متعلقہ اس ضروری اعلان پر توجہ کر کے دفتر سے تعاون فرمائیں گے۔ تاکہ ان کی طرف سے کسی وصیت سے متعلق خط و کتابت ہونے پر وصیت متعلقہ کی مسل کی تلاش کرنے اور جواب دینے میں آسانی ہو۔ اور ان کی طرف سے حصول شدہ رقوم کا اندراج صحیح طور پر ہوتا رہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ منٹگمری کی تربیتی کلاس

ہماری لجنہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس مسجد احمدیہ منٹگمری میں منعقد کی گئی۔ جو بارہ روز جاری رہی ۵ر فروری تا ۱۶ر فروری روزانہ ۳ تا ۴ ایک گھنٹہ اس کلاس میں مختلف موضوعات پر لیکچر ہوتے۔ حاضری تسلی بخش تھی۔ محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔اے پروفیسر گرلز کالج منٹگمری نے بڑی محنت اور توجہ اور اخلاص سے۔ باقاعدگی سے روزانہ لیکچر دیا۔ آپ نے "رمضان کی برکات" وفات مسیح ناصری۔ مسئلہ نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی۔ ممبرات نے لیکچروں کو دلچسپی سے سنا اور نوٹس لئے۔

ہماری اس تربیتی کلاس میں مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ، مکرم ڈاکٹر کیپٹن عطاء الرحمن صاحب قائم مقام امیر اور مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے بھی لیکچر دئے۔ انہوں نے عورت کی تربیت خلافت کی برکات اور خاتم النبیین کے معنوں پر روشنی ڈالی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس تربیتی کلاس کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسارہ انور شاہدہ سیکرٹری لجنہ منٹگمری)

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور

لاہور میں احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ تمام احمدی طلباء کو ملنا بہت مشکل ہے۔ لہٰذا میں ان والدین سے جن کے بچے لاہور کے کسی کالج میں تعلیم پا رہے ہیں۔ بذریعہ اعلان ہذا درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان کے پتوں سے مطلع فرمائیں تاکہ ان کو تنظیم میں شامل کیا جا سکے۔"

کریم احمد طاہر (سیکرٹری)

۳۲- عمر ہال۔ انجینئرنگ یونیورسٹی

لاہور ۱۵

عالم اسلام اور اسلام

(منقول از ہفت روزہ المنبر لائلپور ۱۹ر فروری ۱۹۶۳ء)

نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امور میں مضمون نگار کے افکار سے متفق ہو۔

ابتداء آفرینش سے اس کائنات کے آقا نے انسانوں کو کافر اور مسلم دو انواع میں تقسیم کر دیا اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ کرہ ارضی میں جہاں کہیں بھی آباد ہوں ایک امت کی حیثیت سے باہم مربوط رہیں اور اس بات کو ان کے مسلمان ہونے کا اہم ترین تقاضا قرار دیا کہ اگر مشرق بعید کے ایک مسلمان کے جسم میں کانٹا پیوست ہو جائے تو مغرب اقصیٰ کا مسلمان اس اطلاع پر بے چین ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کا اسلام ضعیف ہے۔

اسلامی اخوت کے اس تابناک اصول کو آفات و حوادث سے محفوظ رکھنے کے لئے سید الرسل بآبائنا ھو وامھاتنا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہدایات ارشاد فرمائیں۔ جن سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ہاں اسلامی اخوت کا رشتہ اتنا عزیز ہے کہ اگر اس کی حفاظت کے لئے بعض دوسرے امور میں ناگوار اور غلط باتیں بھی برداشت کرنا پڑیں تو آخرت پہ ایمان رکھنے والے مسلمان پہ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان ناگوار باتوں کو برداشت کرے لیکن کوئی ایسا اقدام نہ کرے جو اسلامی اخوت اور اتحاد امت میں خلل اندازی کا باعث ہو سکتا ہو اور یہ صرف اس لئے کہ اگر اسلام افراد کے حقوق ان کی آزادی اور ان کی ذاتی امنگوں کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اور جیسا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے ہاں سب سے زیادہ مبغوض وہ انسان ہے جو فرمانروائی کے مقام پر فائز ہو کر ظالم ہو۔ لیکن یہ بات کسی بھی ہوشمند پر مخفی نہیں کہ افراد کے حقوق کی بحالی کا تمام تر دارومدار اجتماعی نظم کے استحکام پہ ہی موقوف ہے۔ اجتماعی نظم کی اس اہمیت کے پیش نظر سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مبہم اور واضح احکامات اس کے بارے میں صادر فرمائے۔

ارشاد فرمایا:۔ من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ (مسلم)

جب تمہاری جمعیت کسی ایک شخص کے گرد متحد ہو اور کوئی شخص تمہارے اتحاد کو انتشار میں تبدیل کرنے آئے تو اس کی سزا قتل ہے۔

انہ سیکون ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ کائنا من کان (مسلم)

عنقریب شر و فساد کا دور آئے گا تو جو شخص ان حالات میں اس امت کے نظم کو منتشر کرنے کا ارادہ کرے درانحالیکہ یہ متحد ہو تو اسکی گردن اڑا دو خواہ وہ کوئی سا بھی شخص ہو

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا؟ قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم (بخاری و مسلم)

بنی اسرائیل کی سیادت رہنمائی انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا اس کا جانشین بنتا مگر میرے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا البتہ جانشین اور خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔ صحابہؓ نے سوال کیا جب خلفاء بکثرت ہوں گے تو آپ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضور نے فرمایا پہلے جو خلیفہ (صدر وزیر اعظم وغیرہ) بن چکا ہے اس سے وفاداری کرو تم خلفاء کو ان کا حق دو، اللہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں باز پرس کرے گا

ارایت ان قامت علینا امراء یسئلونا حقھم ویمنعونا حقنا فما تامرنا؟ قال اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حملوا وعلیکم ما حملتم (مسلم)

ایک صحابی نے سوال کیا حضورؐ! اگر ایسے امراء و حکمران ہم پر مسلط ہوں جو اپنے حقوق کا تو ہم سے مطالبہ کریں اور ہمارے حقوق غصب کریں ان کے بارے میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو، انہوں نے جو بوجھ اپنے اوپر (اپنی رعیت کا) لادا ہے وہ اسکے بارے میں مسئول اور جوابدہ ہوں گے اور تم اپنے فرائض کے بارے میں باز پرس کئے جاؤ گے۔

انکم سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونھا قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ! قال ادوا الیھم حقھم وسلوا

تم عنقریب میرے بعد ترجیحی طرز عمل کا مشاهدہ کرو گے اور ایسی باتوں کو دیکھو گے جو ناپسندیدہ ہیں صحابہ نے سوال کیا تو اس وقت ہمیں آپ

حقکم (بخاری مسلم) | کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا حق ادا کرو اور اپنے حقوق اللہ سے طلب کرو (کہ وہ ان کی بحالی کا سامان فراہم فرمائے)

حضور نے فرمایا تم پر ایسے حکمران حکومت کریں گے

ہ یکون علیکم امراء تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی وتابع قالوا افلا نقاتلھم؟ قال لا ما صلوا! الا ما صلوا! (مسلم)

جن کے بعض کام درست ہوں گے اور بعض غلط جس شخص نے ان کے غلط کاموں سے اختلاف کیا وہ بری ہوا اور جس نے اپنے دل ہی میں ناپسند کیا وہ بھی سلامتی میں رہا لیکن جو شخص (ان کے برے کاموں) پر خوش تھا اور ان کی پیروی کی (وہ ہلاک ہوا) صحابہؓ نے پوچھا تو کیا (ان برے کام) کرنے والے حکمرانوں کے خلاف ہم لڑائی نہ کریں؟ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو قائم کریں جب تک نماز کو قائم کریں!

ہ خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیکم شرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ! افلا ننابذھم عند ذالک قال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ

تمہارے بہترین حکمران و راہنما تو وہ ہیں جن کی محبت تمہارے دلوں میں ہو اور وہ تم سے محبت کریں اور جب وہ فوت ہو جائیں تو تم ان پر نماز پڑھو اور ان کیلئے دعائیں کرو، اور تمہارے بدترین حکمران اور راہنما وہ ہوں گے جن کو تم ناپسند کرو اور وہ تم سے بیزار ہوں۔ تم ان پر لعنت ملامت کرو اور وہ تم کو دھتکار دیں۔

ہ الا من ولی علیہ وال فرآہ یاتی شیئاً من معصیۃ اللہ فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یداً من طاعۃ (مسلم)

صحابہ نے سوال کیا اللہ کے رسولؐ! کیا ہم ایسے برے حاکموں کی اطاعت سے انکار کر دیں؟ فرمایا نہیں! جب تک وہ نماز کو قائم رکھیں، نماز ادا کرتے ہیں خبردار! جس شخص پر ایسا حکمران مسلط ہو جو اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے اسے چاہیئے کہ اس کے معصیت والے کاموں کو برا جانے لیکن اس کی اطاعت سے دستکش نہ ہو۔

سید الثقلین، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات پر پھر ایک نظر دوڑائیے، ان پر غور کیجئے، ان کی حکمتوں کے رازداں بننے کی کوشش کیجئے اور قرآن کے اس قطعی اعلان کو بھی سامنے رکھیئے۔

الفتنۃ اشد من القتل — فتنہ قتل سے بھی زیادہ سنگین اور ہولناک جرم ہے

اور پھر اس قانون مبرم کو بھی ملحوظ رکھیئے جو لسان رسالت سے ان الفاظ میں ادا ہوا۔

کما تکون کذالک یومر علیکم (بیہقی) — جیسے تم ہو گے، اسی قسم کے حکمران تم پر مسلط کئے جائیں گے

اور جب اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرنا ہی ہے۔ تو کتاب برحق کے اس قانون عروج و زوال اقوام کو بھی پیش نگاہ رکھئے۔

ان اللہ لا یغیر مابقوم حتی یغیروا ما بانفسکم — اللہ عزوجل کسی قوم کے حالات (سیاسی، اجتماعی ہر قسم کے حالات) کو تبدیل نہیں کرتا جب تک اس قوم کے افراد اپنے "نفوس" میں تبدیلی عمل میں نہ لائیں

بطور جملہ معترضہ ہی سہی، جب حکمرانوں کے اعمال و کردار اور ان کی پالیسیوں و طرز عمل سے ان کی ماتحت قومیں مبتلائے مصیبت ہوں، جب حکمران، عوام کے حقوق غصب کر رہے ہوں۔ ان کی آزادیاں سلب کر رہے ہوں، ان سے بالا بالا معاملات طے کرتے ہوں۔ ان سے نفرت و بیزاری کا سلوک روا رکھتے ہوں، گناہوں اور معصیتوں کے متوالے بن چکے ہوں اور منکرات کا ارتکاب کر رہے ہوں تو اس روح فرسا حالات کا مقابلہ کیسے مؤثر صورت میں ہر کسی کے سامنے آتا ہے وہی ہے جس کی اجازت صحابہؓ نے حضورؐ سے طلب کی

افلا ننابذھم؟ افلا نقاتلھم؟ کیا ہم ان کی اطاعت سے دستکش نہ ہو جائیں؟ کیا ہم ان کے مدمقابل نہ بن جائیں؟ کیا ہم انہیں محروم اقتدار کرنے کی مہمات نہ شروع کر دیں۔ کیا ہم ان سے مملکت کی باگ ڈور چھیننے کی تحریکات نہ چلائیں کیا ہم قوت و جبر سے ان کی حکومت کا تختہ نہ الٹ دیں؟ کیا ہم فوجی انقلاب برپا نہ کریں؟ کیا ہم ان کے محلات پر بم برسا کر انہیں تہس نہس نہ کر دیں۔ ہمارے خدا کے رسول آقا و مولا ہمارا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا نہیں! ہرگز نہیں! ایسا کرنے کی اجازت اس وقت ہے۔ جب یہ صریح کفر کے علمبردار ہوں اور اسلام کی اس نشانی سے بھی محروم ہو جائیں کہ ان کا سر خدا کے حضور جھکے۔ سیدنا کیوں ارشاد فرمایا۔ اس ہستی نے، جن کے بارے میں راویان صداقت شعار کا متفقہ بیان ہے کہ

واللہ ما انتقم لنفسہ فی شیئ یوتی الیہ قط حتی تنتھک حرمات اللہ فینتقم للہ — خدا کی قسم حضورؐ نے کبھی بھی اپنی ذات کے بارے میں کسی بھی اقدام پر انتقام نہیں لیا لیکن جب اللہ کی حرمات کی توہین کی جاتی تو اللہ کیلئے انتقام لیتے تھے

لیکن یہی رسول اعظم علیہ التحیۃ والتسلیم فرماتے ہیں کہ گناہوں کے مرتکب، عوام کے حقوق غصب کرنے والے حکمرانوں اور خلق خدا سے دور دور رہنے والے سلاطین، جب مسلط ہوں تو ان کے خلاف علم بغاوت بلند نہ کرو، ان کی اطاعت سے انکار نہ کرو اور تم نے ان کی وفاداری کا جو عہد کر رکھا ہے اسے نہ توڑو۔ اس کے بجائے کرنے کا کام یہ ہے کہ جن منکرات میں وہ مبتلا ہیں، ان کی تردید کرو۔ ان کے بُرے کاموں سے بریت کا اظہار کرو اور نصح و خیر خواہی کے انداز میں انہیں حق، عدل اور اطاعت الٰہیہ کی جانب متوجہ کرو، دوسرا کام یہ کرو کہ اپنی اور اپنی قوم کے نفوس کی اصلاح کرو اور اپنے حالات کو اس حد تک بدل ڈالو کہ قانون الٰہی کے مطابق اس تبدیلی کا اثر آسمانی نظام کو زمین کے نظم و نسق میں تبدیلی پر آمادہ کرے (حتی یغیروا ما بانفسکم وما النصر الا من عند اللہ)

صحابہ کے تیز جذبات کا رخ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعمیری کام کی جانب کیوں موڑا ہے محض اس لئے کہ سلطنتوں، بادشاہتوں، حکومتوں اور ملکی نظم و نسق میں تبدیلی کا فطری اور صحیح راستہ یہی ہے کہ قوم کے مزاج کو بدل دیا جائے، ان کے شعور کو بیدار کیا جائے اور دلوں میں ایمان و کردار کی وہ قوت پیدا کی جائے جو عرش الٰہی سے نصرت و تائید کا استحقاق حاصل کرے اس راستے پر چل کر جو انقلاب برپا ہو گا وہ تو خلق خدا کے لئے رحمت کا ذریعہ بنے گا، غلط قیادت کی جگہ فی الواقعہ صحیح قیادت (جو پہلے سے تیار موجود ہو گی) زمام کار پر قابض ہو گی اور قوم فتنہ و انتشار اور سانحہ تصادم و خونریزی کا شکار ہوئے بغیر اپنے ملک کے نظم و نسق کو درست کرے گی لیکن اگر اصلاح نفوس کا کام نہ ہوا، یا یہ کام ادھورا رہا اور ساری توجہ فوجی انقلاب اور سیاسی تحریکات پر مرکوز رہی تو اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ بھی برآمد نہ ہو گا کہ قوم کا مزاج ہنگامی بن جائے گا، حرص اقتدار ہر طبقے میں پیدا ہو جائے گی۔ ایک خونی انقلاب کے معاً بعد دوسرے خونی انقلاب کی داغ بیل پڑے گی۔ ایک حزب اختلاف کے برسر اقتدار آنے کے دوران ہی دوسرا حزب اختلاف معرض وجود میں آجائے گا اور قوم کو نہ سیاسی استحکام حاصل ہو گا نہ امت متحد ہو سکے گی۔ اور نہ ہی کوئی ایسی پائدار حکومت قائم ہو سکے گی جو اطمینان و سکون سے تعمیری کاموں اور دینی مقاصد کو تکمیل تک پہنچا سکے، جو اقتدار پر قابض ہو گا اسکی حفاظت اور مخالفین کی سرکوبی میں مصروف رہے گا اور اختلاف کرنے والے اسے اقتدار سے محروم کرنے اور انقلاب قیادت کی تیاری میں مصروف رہیں گے۔

انتشار، اضمحلال اور اضطراب کے ان طوفانوں سے بچانے کے لئے قرآن و سنت نے مسلمانوں کو سلامتی اور امن کا راستہ دکھایا تھا۔ لیکن آج امت بحیثیت مجموعی اس راستے سے بھٹک کر مغربی سیاست کاری اور خدا بیزار فلسفہ سیاسیات کو اپنا چکی ہے جس کا نتیجہ ہم اس صورت میں دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان ممالک میں، مسلمانوں کے ہاتھوں، مسلمانوں کی گردنیں کاٹی جا رہی ہیں، مسلمان ہی مسلمانوں کے حریف بنے ہوئے ہیں اور ان پر بیئس المصیر شدید کی وعید صادق آ رہی ہے۔

اس بدحالی کو مزید مہلک بنا رکھا ہے۔ اس دنیا کی شاطر اقوام کفار نے، یہ قومیں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے مسلم ممالک کو خوان یغما بنائے ہوئے ہیں اور خود اپنے ہاں سیاسی رواداری کے شاندار ریکارڈ قائم کرنے میں مصروف ہیں اور مسلم ممالک کے بارے میں ان کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں کہیں یہ دیکھتے ہیں کہ حکمران گروہ کے خلاف کوئی عنصر ملک میں پایا جاتا ہے۔ کہ اس کے اختلافات کو ہوا دیتے ہیں اسے مالی مدد بہم پہنچاتے ہیں اسلحہ سے اس کے افراد کو مسلح کرتے ہیں۔ اور پر فریب طریقوں سے یہ ایک ہی امت کے دو طبقوں کو ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کے کام میں مصروف کر دیتے ہیں اور یہ حقیقت پوری دنیا بارہا اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ چکی ہے کہ تشدد اور محروم اقتدار کرنے کا چکر جب ایک مرتبہ شروع ہوتا ہے تو کبھی ختم نہیں ہوتا اور جو قومیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں وہ کمزور سے کمزور تر ہوتی جاتی ہیں اور اغیار کی محتاج بھی۔

آج عالم اسلام اس مصیبت سے دوچار ہے اور یہ مصیبت ہی اس کی زبوں حالی اور تباہی و بربادی کا اصل باعث ہے۔

عالم اسلام کو اس تباہ کن مصیبت سے نجات دلانے کا راستہ کیا ہے؟ اس سوال کا قطعی اور مبنی برحق جواب یہ تھا کہ

الف = پوری دنیا کے مسلمانوں کو اسلام کے ایک ایسے مفہوم پر متحد کرنے کی عالمگیر جدوجہد شروع ہو جو مفہوم غیر مبہم، کتاب و سنت کے الفاظ پر مبنی اور عہد نبوت کے مفہوم کا صحیح ترجمان ہو۔

ب = اس متفق علیہ مفہوم پر امت کو مجتمع کر کے ان میں امت واحدہ کے تصور کو مستحکم کیا جائے اور امت کو مختلف جماعتوں، فرقوں اور گروہوں میں تقسیم و تقسیم کے وبال سے نجات دلانے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

ج = اسلام کے سادہ اور غیر مبہم اصول کے مطابق معاشرے کی تربیت و اصلاح کا کام وسیع پیمانے پر کیا جائے اور اس باب میں عجمی تکلفات، یونانی فلسفوں سے آلودہ منطقی اور مادی اسلام اور مغربی تحریکات کی آمیزش سے مبرا اسلام کی جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا سیدھا سادہ اسلام پیش نظر ہو اور افراد کی تربیت کا وہی نقشہ معمول بہ ہو جو حضور نے ترتیب دیا اور جسے قرآن نے

الف = الذین یومنون بالغیب و
ب = یقیمون الصلوٰۃ و
ج = ممارزقناھم ینفقون ہ و
د = الذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک و
د = بالاخرۃ ھم یوقنون۔

سے تعبیر فرمایا ہے۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی کرنے کا کام یہی ہے اور جب تک یہ کام اس نہج پر نہیں ہو گا نہ ہم عند اللہ بری الذمہ قرار دیئے جا سکتے ہیں اور نہ ہی ہم دنیوی مصیبتوں اور ہلاکتوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

رشوت خور افسروں اور اغوا کرنیوالوں کے خلاف فرنٹیر کرائمز ریگولیشنز کے تحت مقدمہ چلایا جائیگا

درجہ چہارم کے سرکاری ملازموں کو اپریل سے نئی شرح کے مطابق تنخواہ ملیگی

لائل پور۔ ۴ مارچ۔ صوبائی کابینہ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ رشوت خور سرکاری ملازمین کے خلاف فرنٹیر کرائمز ریگولیشنز کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ اور سزائیں دی جائیں۔ ان سفارشات کے مطابق سات بڑے جرائم میں جن میں رشوت خوری اور عورتوں و بچوں کا اغوا بھی شامل ہے۔ فرنٹیر کرائمز ریگولیشنز کے تحت سزا دی جا سکے گی صوبائی حکومت مروجہ لیبر قوانین میں ترامیم کے لئے سفارشات پیش کرے گی۔ صوبائی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے گا جس کے تحت یونین کونسلوں اور یونین کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور بلدیات کے وائس چیئرمینوں کو دو تہائی اکثریت سے الگ کیا جا سکے گا۔ صوبائی حکومت کے درجہ چہارم کے سرکاری ملازموں کو اپریل سے نئی شرح کے مطابق تنخواہ ملے گی۔

وزیر خزانہ و اطلاعات شیخ مسعود صادق نے کل یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا فرنٹیر کرائمز ریگولیشنز میں ترمیم کے بعد یہ قانون صرف انہی اضلاع میں نافذ کیا جائے گا جن کی ضلع کونسلوں کے منتخب ارکان واضح اکثریت سے ان کے نفاذ کی سفارش کریں گے۔ اس قانون کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ البتہ سنگین جرائم کے مرتکب ملزموں، بچوں کے اغوا، رشوت ستانی کے الزامات میں ماخوذ اشخاص کے خلاف اس قانون کے تحت سماعت ہوگی۔

حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا

لیما۔ ۴ مارچ۔ کل جنوبی امریکہ کے ملک پیرو میں پھر انقلاب آیا اور مسلح فوجیوں نے حکمران فوجی گروہ کے صدر ریکارڈو پیریز گوڈائے کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ پیرو کی فوجی کمان نے اس کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ فوجی گروہ کے ایک معاون صدر جنرل نکولس لنڈلے نے صدر کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ وہ پیرو کے وقت کے مطابق صبح چھ بجکر پچاس منٹ پر سرکاری محل میں داخل ہوئے اور ملک کا اقتدار اعلیٰ سنبھال لیا۔

پاکستان اور بھارت کے تجارتی معاہدہ میں تین ماہ کی توسیع

ڈھاکہ۔ ۴ مارچ۔ پاکستان اور بھارت کے تجارتی معاہدہ میں مزید تین ماہ کی توسیع کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ معاہدہ ماہ رواں کے آخر تک ختم ہو جانے والا ہے توسیعی مدت ختم ہونے سے پہلے دونوں ملکوں میں تجارتی معاہدہ کے بارے میں بات چیت شروع کر دی جائے گی۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کلکتہ سے یہاں پہنچنے پر تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں نئے تجارتی معاہدہ کے بارے میں بات چیت کے دوران بھارت کو سپلائی کی جانے والی اشیاء کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا یہ بات چیت غالباً کراچی یا راولپنڈی میں شروع ہوگی۔ وزیر تجارت نے کہا کہ موجودہ تجارتی معاہدے کی مدت میں تین ماہ کی توسیع کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ معاہدہ ماہ رواں کے آخر میں ختم ہونے والا ہے۔

ایرانی عورتوں کو ووٹ کا حق مل گیا

تہران۔ ۴ مارچ۔ شاہی حکومت ایران نے رات ایک فرمان کے ذریعہ ملک کی عورتوں کو ووٹ کا حق دے دیا۔ اب اس فرمان کی مجلس (پارلیمنٹ) سے توثیق کرائی جائے گی۔ شاہ ایران نے گذشتہ بدھ کو کہا تھا کہ ایران کی عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ سماجی بھلائی کا کام کرنے کے انعام کے طور پر ووٹ کا حق دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ گذشتہ ماہ دو لاکھ اکتیس ہزار سات سو اناسی عورتوں نے شاہ کے اصلاحی پروگرام پر رائے شماری میں غیر سرکاری طور پر ووٹ دیتے تھے۔ مگر ان کے ووٹ نتائج میں شمار نہیں کئے گئے تھے۔ ایران میں مبصرین نے کہا ہے کہ عورتوں کو ووٹ دے کر شاہی حکومت نے ملاؤں کی طاقت گھٹا دی ہے۔ یاد رہے ملاؤں نے زرعی اصلاحات کی مخالفت کرنے کے علاوہ عورتوں کے سماجی بھلائی کے کاموں میں حصہ لینے کی مخالفت کی تھی۔

بھارت دس برس تک صرف امریکی طیارے خریدے گا

لنڈن۔ ۴ مارچ۔ ائر انڈیا کے جنرل مینجر مسٹر بی۔ آر پٹیل نے امریکہ سے بھارت واپس جاتے ہوئے صرف امریکی طیارے خریدنے کی پالیسی آئندہ دس برس تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا اس مرحلہ پر بوئنگ کے سوا کوئی دوسرا طیارہ خریدنا اقتصادی لحاظ سے ہمارے لئے نقصان دہ ہوگا۔ مسٹر پٹیل نئی قسم کے ایک بوئنگ طیارے کا آرڈر دینے کے لئے امریکہ گئے تھے۔ ائیر انڈیا کا یہ ساتواں بوئنگ ہوگا۔ نیا طیارہ مئی ۱۹۶۴ء میں بھارت کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ اور جون میں بمبئی لنڈن۔ نیویارک روٹ پر پرواز شروع کر دے گا۔

"بھارت اپنی فوجی قوت میں اضافہ جاری رکھے گا" (نہرو)

امرتسر ۴ مارچ۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو امرتسر کے ایک روزہ دورہ پر کل صبح نئی دہلی سے یہاں پہنچے آپ نے شہریوں کی دفاعی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چین خواہ کولمبو کانفرنس کی تجاویز قبول کرے یا نہ کرے بھارت کو اپنی دفاعی تیاریاں جاری رکھنی چاہئیں آپ نے کہا اگر ہم نے چین سے مذاکرات شروع بھی کر دئے تو اس وقت ہمیں کمزور نہیں ہونا چاہئیے۔ کیونکہ کوئی کمزور ملک اپنا جائز دعویٰ بھی منوا سکتا ہے۔ وزیر اعظم سے دریافت کیا گیا کہ اگر چین نے کولمبو تجاویز مسترد کر دیں تو پھر بھارت کو کیا کرنا چاہیئے۔ پنڈت نہرو نے جواب دیا کہ کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس صورت میں کیا ہوگا۔

کشمیر کا مسئلہ پُرامن مذاکرات سے طے کیا جائے

چین کے وزیر خارجہ مارشل چن یی کا اعلان

پیکنگ ۴ مارچ۔ صدر ایوب کے دور اقتدار میں حکومت پاکستان نے بیرونی دباؤ کی پرواہ کئے بغیر اقوام متحدہ میں چین کی رکنیت کی برابر حمایت کی ہے۔ یہ بات چین کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مارشل چن یی نے ایک دعوت عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اس دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ مارشل چن یی نے صدر ایوب کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اس بات پر ان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے پاک چین سرحدی معاہدے کے بارے میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ جناب بھٹو کے دورہ چین سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے۔ مارشل چن یی نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت چین اس معاملہ میں کوئی مداخلت کرنے کے بجائے یہ چاہتی ہے کہ پاکستان اور بھارت اس جھگڑے کو خود ہی پُرامن بات چیت کے ذریعہ طے کر لیں۔

چین کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مارشل چن یی نے چین پاکستان دوستی کو فروغ دینے کے سلسلے میں صدر ایوب کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ مارشل چن یی پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کی طرف سے دئے ہوئے ایک عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے اس دعوت میں اعلیٰ چینی حکام کے علاوہ چین کے وزیر اعظم چو این لائی بھی شریک ہوئے چینی وزیر خارجہ مسٹر چن یی نے ان تمام پاکستانیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پاک چین سرحدی معاہدہ کے لئے راہ ہموار کی انہوں نے کہا کہ صدر ایوب کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے چین اور پاکستان کے سرحدی تصفیہ میں غیر معمولی دلچسپی اور ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔ مارشل چن یی نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان جب سے سفارتی تعلقات قائم ہوئے ہیں۔ دوستانہ روابط روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جب سے صدر ایوب نے پاکستان کی زمام حکومت سنبھالی ہے حکومت پاکستان نے بیرونی دباؤ کے علی الرغم اقوام متحدہ میں چین کی رکنیت کی حمایت کی ہے اور اب چین کے ساتھ سرحدی معاہدہ پر بھی دستخط کر دئے ہیں۔

چین معائنہ چوکیاں قائم کرے گا

پیکنگ ۴ مارچ۔ چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے بھارت پر جارحانہ کارروائیوں اور چین کے علاقوں اور بھارتی طیاروں کی ناجائز پرواز کا الزام عائد کیا۔ ترجمان نے کہا کہ چین نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز پر شمالی وسطی اور مغربی سرحد پر علاقے خالی کر دئے ہیں اور ان علاقوں میں وہ جانچ پڑتال کی چوکیاں بھی قائم نہیں کرے گا۔ البتہ تبت اور سنکیانگ کی سرحد پر ۷ نومبر ۵۹ء کی کنٹرول لائن سے ۲۰ کلومیٹر پیچھے چین جانچ پڑتال کی چوکیاں قائم کرے گا۔ ترجمان نے کہا کہ اب چینی فوج ستمبر ۱۹۶۲ء کے مقابلہ میں کافی پیچھے ہٹ گئی ہے اور ۷ نومبر ۱۹۶۲ء کی قبضہ کی لائن کے بھی عقب میں بیس بیس کلومیٹر پیچھے ہے۔ ترجمان نے توقع ظاہر کی کہ بھارت کی حکومت امن پسندی کی قدر کرے گی راہ راست بات چیت کے ذریعہ جھگڑا طے کرنے کے مناسب فضا پیدا کرے گی۔

برما میں باغیوں نے ریلوے سٹیشن لوٹ لیا

رنگون۔ ۴ مارچ۔ برما کے کرن باغیوں نے مانڈلے ریلوے سٹیشن پر چھاپہ مارا اور چار ہزار پونڈ سے زائد رقم لے کر فرار ہوگئے۔ باغی آزاد کرن فوج سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا ۱۰۰ سو سپاہیوں کا ایک دستہ اچانک پہنچا اور لوٹ مار کے بعد غائب ہو گیا۔

شادی کی مبارک تقریب بقیہ صفحہ (۱) اوّل

متعدد دیگر افراد کے علاوہ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب مولانا جلال الدین صاحب شمس مولانا ابو العطاء صاحب اور محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب بھی شامل تھے۔ روانگی کے وقت حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے دعا کرائی — برات ساڑھے گیارہ بجے لاہور پہنچ گئی۔ تین بجے بعد دوپہر ماڈل ٹاؤن لاہور میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس تقریب کا آغاز محترم میاں محمد یوسف خانصاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور ساڑھے تین بجے روانہ ہو کر سوا چھ بجے برات واپس ربوہ پہنچ گئی۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں نیز کرنل اوصاف علی خانصاحب مرحوم اور محترم خان عبد المجید خانصاحب مرحوم کے خاندانوں کی خدمت میں بھی دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ان خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور اس کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔